سوال

(375) شرعی وقف کےلیے تقرب الٰہی کی نیت ضروری ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبركاته

کیا ایسا وقف جو بخیال ثواب عقبیٰ و حصول تقرب خداوندی نہ کیا گیا ہو بلکہ محض دین کی ادائیگی سے بچنے کی غرض سے کیا گیا ہو ازروئے فقہ حنفی جائز ہے؟ واقف کی نیت و غرض قرائن و حالات و شہادت گواہان معتبر سے ثابت ہوگئی ہے یعنی یہ امر ثابت ہوگیا ہے کہ یہ وقف محض دین جائز کی ادائیگی سے بچنے کی غرض سے کیا گیا ہے ایسی صورت میں کیا فقہ حنفی وقف کو جائز قرار دے گی؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبركاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

ایسا وقف جو سوال میں مذکور ہے ازروئے فقہ حنفی جائز نہیں ہے عدم جواز کی وجہ یہ ہے کہ وقف مسلم کی شرائط میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ وہ وقف فی نفسہ قربت ہو یعنی ایسا وقف ہو جس سے تقرب خداوندی حاصل کیا جائے اور وقف مذکور ایسا نہیں ہے در مختار میں ہے۔

"وشرطه شرط سائر التبرعات كحرية وتكليف وان يكون قربة في ذاته "[1]

(وقف کی شرط جملہ عطیات کی شرط کی طرح ہے جیسے آزاد کرنا اور پابند کرنا اور پھر یہ کہ وہ فی ذاتہ قربت ہو)

"ردالمختار"(360/3 مطبوعہ مصر) میں ہے

"قوله: وان يكون قربة في ذاته اي بان يكون من حيث النظر الى ذاته وصورته قربة والمراد ان يحكم الشرع بانه لو صدر من المسلم يكون قربة حملا على انه قصد القربة والله تعالىٰ اعلم۔

(ان کے اس قول وان یکون قربة فی ذاته کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنی ذات اور صورت کے اعتبار سے قربت ہو اس سے مراد یہ ہے کہ شریعت نے یہ حکم لگایا ہو کہ اگر وہ (وقف) کسی مسلمان کی طرف سے ہوا ہے تو وہ قربت ہو اس بات پر محمول کرتے ہوئے کہ اس (واقف) نے قربت کی نیت و ارادہ کیا ہے تو یہ بات متعین ہوگئی کہ یہ شرط صرف مسلمان کے وقف کیے ہوئے (مال وغیرہ) میں ہے)

---

[1]۔ الدر المختار مع رد المختار (341/4)

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الوقف، صفحہ: 589

محدث فتویٰ